www.dailyaaj.com.pk

پشاور ایبٹ آباد اور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونیوالا کثیرالاشاعت قومی روزنامہ

روشن کل کی ضمانت، آج کا نصب العین

روزنامہ آج

ایڈیٹر نگہت شاہین

پشاور پاکستان

بانی عبدالواحد یوسفی

صفحات 12

جلد 31 ہفتہ 16 محرم الحرام 1442ھ 5 ستمبر 2020ء 21 بھادوں - قیمت 20 روپے شمارہ 237

مقابل ہے آئینہ

ناصر علی سید

nasir.syed@dailyaaj.com.pk

پھر کروگے کبھی اس منہ سے شکایت میری

....

اتنی لمبی تمہید اس لئے باندھی کہ مجھے جب مرحومہ رخسانہ نور کا پہلا خط ملا تھا تو اس میں اس شام کا بھی ذکر تھا اور نشست کے اختتام پر ایک دوسرے کی ڈائریوں میں آٹوگراف کی صورت لکھے جانے والے تاثرات کا بھی ذکر تھا، جس کے فوراً بعد اس نے لکھا تھا، ”ناصر تم جانتے ہو کہ کچھ لوگ اپنے سر اور کاندھوں پر شکایات کی گٹھڑیاں اٹھائے زندگی بسر کرنے کے عادی ہوتے ہیں، ان کی شکایات کا ازالہ میں تو نہیں کر سکتی، تم بھی نہیں کر سکو گے کیونکہ ابن آدم کو ساری شکایتیں بنت حوا سے ہوتی ہیں اور کون جانے کبھی یہ سلسلہ رک بھی پائے گا یا نہیں، شاید کبھی نہیں، یہ سارا ادب یہ شاعری یہ افسانے یہ ساری شکایتیں محبوب کے جور و جفا کے مفروضوں کے منطقوں میں سانس لیتی ہیں، شکایت کا ازالہ ممکن نہیں اس لئے ان میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔“ یہ مئی 1980 کا زمانہ تھا تب تک ہمارے ہاں شکایات کے ازالے کے لئے کوئی باقاعدہ ادارہ وجود میں نہیں آیا تھا اس لئے میں جواب میں رخسانہ مرحومہ کو اس کا پتہ نہیں دے سکتا تھا، البتہ یہ خط وہ مزید تین برس بعد لکھتیں تو میں کہہ سکتا تھا کہ لیجئے سرکار نے تمہاری شنوائی کر لی اور ایک ایسا ادارہ قائم کر لیا جو عام آدمی کی شکایات کے ازالے کیلئے سرگرم ہونے والا ہے‘ ہر چند سر دست اس کا دائرہ کار سرکاری اداروں میں قواعد و ضوابط کے خلاف کئے گئے اقدامات کی نشاندہی اور اس حوالے سے با اختیار لوگوں کیخلاف رشوت، اختیار سے تجاوز کرنا، لاپرواہی، نااہلی، سرخ فیتہ کی عملداری، عدم یا بے توجہی سے لے کر اقرباء پروری تک کی شکایات درج کی جا سکیں گی اور ہو سکتا ہے کہ آگے چل کے کوئی غالب کی طرح یہ بھی کہہ دے کہ

دل و مژگاں کا جو مقدمہ تھا
آج اس کی روبکاری ہے

میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اگست 1983ء میں قائم ہونے والے وفاقی محتسب کے سیکرٹریٹ میں کب تک دل کے معاملات کی شنوائی کا امکان ہے، لیکن مجھے دوست مہرباں انعام الحق جاوید کی طرف سے ملنے والی وفاقی محتسب کی ششماہی کارگزاری کو پڑھ کر یک گونہ اطمینان ہوا کہ ان چھ ماہ کے دوران جتنا فعال وفاقی محتسب کا سیکرٹریٹ رہا ہے شاید ہی اس ششماہی میں کوئی اور ادارہ رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ چھ ماہ پاکستان ہی پر نہیں پوری دنیا پر بھاری گزرے ہیں، کیونکہ اس دوران ’کائنات مرمت کیلئے بند کر دی گئی تھی‘ اور لوگ گھروں میں نظر بند ہو گئے تھے لیکن فعال اور مستعد وفاقی محتسب سید طاہر شہباز نے لاک ڈاؤن کے دوران مسلسل وڈیو کانفرنسوں کے ذریعے اپنے ادارے کی کارکردگی کے گراف کو اڑان پر ہی رکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس ششماہی میں عام آدمی کی شکایات کے ازالے اور باعزت حل کے حوالے سے ریکارڈ فیصلے کئے گئے‘ طاہر شہباز نے شکایت کنندہ کو دفاتر میں میں حاضری سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے ”آن لائن“ شکایت درج کرنے کی ترغیب دی، سو متاثرین نے گھر بیٹھے بیٹھے شکایات بھی درج کیں اور محض چند ہفتوں میں ان کو اس کا نتیجہ بھی موصول ہو گیا۔ ادارہ ایک شخص نہیں چلاتا، مگر ایک فعال، مستعد سربراہ جو دلسوزی اور دیانتداری سے کام کرتا بھی ہو اور کام لینے کا ہنر بھی جانتا ہو وہ اپنے ادارے کو ایک مثالی ادارہ بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے ہر ماہ باقاعدگی سے اپنے رفقاء کا اجلاس بلا کر ان سے مہینہ بھر کی کارکردگی کی پراگرس طلب کرنے اور مزید فعال ہونے کی ہداہت دینے والے وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی پیش کردہ سال رواں کی پہلی ششماہی رپورٹ کو اگر صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے سراہا اور اطمینان کا اظہار کیا تو لاک ڈاؤن کے دنوں میں یہ ایک بڑی اور معتبر سند ہے، یوں بھی یکم جنوری 2020ء سے 30 جون 2020ء تک موصول ہونے والی 47285 شکایات میں سے لاک ڈاؤن کے چھ ماہ میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ نے 41071 شکایات پر فیصلے سنائے جو بجائے خود ایک قابل ستائش اور قابل تقلید کارنامہ ہے، ان میں بجلی گیس بیت المال، ریلوے، اسٹیٹ لائف انشورنس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور نادرا سمیت کئی اداروں کیخلاف آنے والے شکایات کا ازالہ کیا گیا، اب یہ تو اس ادارے کے مدالمہام سید طاہر شہباز کو علم ہو گا کہ کوئی شکایت انہیں شعراء کی طرف سے بھی موصول ہوئی جس کے بارے میں رخسانہ نور مرحومہ نے کہا تھا کہ ”یہ سارا ادب یہ شاعری یہ افسانے یہ ساری شکایتیں محبوب کے جور و جفا کے مفروضوں کے منطقوں میں سانس لیتی ہیں“ فانی بدایونی نے تو قتل کا الزام تک لگا دیا ہے۔

شکوۂ ہجر پہ سر کاٹ کے فرماتے ہیں
پھر کروگے کبھی اس منہ سے شکایت میری